منگل
۲۰- دسمبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۸۵ | منگل-۱۶ رجب-۱۴۱۵ھ '۲۰-فتح ۱۳۷۳ ہش '۲۰-دسمبر ۱۹۹۴ء

اعلان

امسال ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۴ء کو جلسہ سالانہ کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کے لئے حکومت کو درخواست دی گئی تھی لیکن حکومت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی منظوری نہیں دی گئی۔

اس لئے ان حالات کے پیش نظر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اجازت سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے۔ جیسے ایک انسان اگر دوربین سے دور کی شئے نزدیک دیکھنا چاہے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال نماز اور دعا کا ہے۔ اسی طرح ہر ایک کام کی شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔ اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے مگر وہ پئے نہ تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یا اگر اس میں سے ایک دو قطرہ پئے تو کیا ہوگا؟ پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہوگا۔ غرضیکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا تعالیٰ نے ایک حد مقرر کی ہے جب وہ اس حد پر پہنچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے اور جو کام اس حد تک نہ پہنچیں تو وہ اچھے نہیں کہلاتے اور نہ ان میں برکت ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۳۲-۲۳۱)

طاہر احمدیہ ہائی سکول 'مانسا کونکو' گیمبیا کا جی سی ای 'او' لیول کا شاندار نتیجہ

○ مکرم سید جلید احمد صاحب پرنسپل طاہر احمدیہ ہائی سکول' مانسا کونکو' گیمبیا نے یہ خوش کن اطلاع دی ہے کہ ان کے سکول کا جی سی ای 'او' لیول ۱۹۹۴ء کا نتیجہ سو فیصد رہا ہے۔ مئی' جون ۹۴ء میں منعقد ہونے والے اس امتحان میں سکول کی طرف سے ۵۰ طلباء شریک ہوئے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے سب کے سب کامیاب قرار دئے گئے۔

ریڈیو گیمبیا نے تین بار یہ خبر نشر کی جبکہ وہاں کے اخبار "Daily Observer" نے دو مرتبہ اسے شائع کیا۔

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجلس نصرت جہاں کے تمام اداروں کو وہاں کے عوام کی بے لوث اور نمایاں خدمت کی توفیق عطاء کرے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ شمیہ ضیاء کھوکھر صاحبہ بنت لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عامر ضیاء کھوکھر صاحب حال نیوجرسی امریکہ کا نکاح ہمراہ مکرم عظیم دانیال صاحب چوہدری ابن بریگیڈئر (ریٹائرڈ) خالد سعید احمد چوہدری صاحب آف چک لالہ راولپنڈی مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی نے مورخہ ۱۱- دسمبر ۱۹۹۴ء کو بعوض تین لاکھ روپے حق مہر پڑھا۔

شمیہ ضیاء کھوکھر صاحبہ میجر (ریٹائرڈ) غلام احمد چوہدری صاحب آف ۱۰۱- ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور کی نواسی اور عظیم دانیال چوہدری میجر صاحب موصوف کا پوتا اور میجر جنرل (ریٹائرڈ) ناصر احمد چوہدری صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے مبارک ہونے کی دعا کریں

نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دیگر مذاہب کہتے ہیں کہ نیکی کرو۔ مگر (دین حق) کہتا ہے کہ نیکی کرو اور ایک دوسرے سے بڑھو۔ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ ایک دو کا مقابلہ ہو تو خیر۔ لیکن یہاں تو ہزاروں ہی اس کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جب ایک دو کے مقابلہ میں تیاری کی ضرورت ہوتی ہے تو جہاں ہزاروں میں مقابلہ ہو وہاں کتنی تیاری کی ضرورت ہوگی۔ گھوڑدوڑوں میں کتنی تیاری کی جاتی ہے۔ اسی طرح جب لوگ آپس میں دوڑتے ہیں کتنی کوشش اور تیاری کرتے ہیں لیکن جہاں کروڑوں ہوں وہاں کتنی تیاری کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ (دین حق) نے اس حکم کے ساتھ سب سستیوں کو کاٹ دیا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا سکھائی ہے کہ خدایا سستی اور غفلت اور کسل سے بچا۔ قرآن ست لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور ست کبھی خدا کا مقبول نہیں ہو سکتا۔ پس (دین حق) نہ صرف نیکی ہی کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ دوسروں سے نیکی میں بڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ اور ہر وقت اور ہر گھڑی چست اور تیار رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

اگر (کلام الٰہی) کے اس ایک ہی حکم پر (ایمان والے) عمل کرتے۔ تو سارے جہان پر بھاری اور سب پر حاوی ہو جاتے۔ مگر افسوس انہوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اور ذلیل و خوار ہو گئے۔ (-) ہمیں ایک لحہ بھی ایسا نہیں گزرنے دینا چاہئے کہ ہمارے قدم پہلے سے زیادہ تیزی کے ساتھ نیکی کی طرف نہ اٹھ رہے ہوں۔ کیونکہ (صاحب ایمان) کو صرف اس امر کا حکم نہیں دیا گیا کہ نیکی کرو۔ بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ نیکی کرنے والوں میں سب سے آگے بڑھ جاؤ۔

(از خطبہ ۲۷- جولائی ۱۹۱۷ء)

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۰۔ فتح ۔ ۱۳۷۳ ھش ۲۰۔ دسمبر ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

○ دنیا فنا کا مقام ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام پر دلدادہ نہ ہو بلکہ آخرت کی فکر کرے جو ابدی ہے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاوے اور اس کی مرضی کو مقدم کر کے اس پر چلے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدم نہیں کرتا اور اس پر نہیں چلتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

○ اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے۔ خدا اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے۔ وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔

○ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے۔

○ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے۔

○ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں' سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے۔ مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلی کرتا ہے۔

○ ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیکھو بہت سے ابرار دنیا میں گذرے ہیں۔ اگر وہ دنیادار ہوتے تو ان کے گذارے ادنیٰ درجہ کے ہوتے کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ۔ مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بد ظنی نہ کرو۔

○ توبہ کے درخت بو لو تا تم اس کے پھل کھاؤ توبہ کا درخت بھی بالکل ایک باغ کے درخت کی مانند ہے جو جو حفاظتیں اور خدمات اس باغ کے لئے جسمانی طور سے ہیں وہی اس توبہ کے درخت کے واسطے روحانی طور پر ہیں۔ پس اگر توبہ کے درخت کے پھل کھانا چاہو تو اس کے متعلق قوانین اور شرائط کو پورا کرو ورنہ بے فائدہ ہو گا۔

آپ کی ہمسائیگی سے یہ تو ہونا چاہئے
آپ کے ہمسایہ کو بھوکا نہ سونا چاہئے
یوں سنور سکتا ہے سب کی زندگی کا لین دین
ہم کو کچھ پانے کی خاطر کچھ تو کھونا چاہئے

ابو الاقبال

کتاب سے دوستی

دوست ہے اور سب سے اچھا دوست ہے اچھی کتاب
زندگی کے راستے میں ہمسفر اور ہر کاب

کھُل کے کرتی ہے بیاں جو کچھ بھی اس کے دل میں ہے
ہے کبھی خلوت کی ساتھی اور کبھی محفل میں ہے

آپ اس کی بات سنکر سوچنے لگ جائیے
اور جب تک چاہیں اپنے آپ کو سمجھائیے

خامشی سے آپ کا کرتی رہے گی انتظار
بات کو آگے بڑھانا آپ کا ہے اختیار

آپ جو چاہیں کہیں سب کچھ گوارا ہے اسے
اپنے ہی الفاظ کا ہر دم سہارا ہے اسے

آپ اس کے سچ کو کہدیں جھوٹ تو خاموش ہے
یہ تلک کہتی نہیں کیا آپ کو کچھ ہوش ہے

اپنے دل کی بات کہہ کر آپ کی سُنتی ہے یہ
آپ سے خوش ہو کے یوں لگتا ہے سَر دھنتی ہے یہ

مجھکو ایسے دوستوں کی دوستی پر ناز ہے
جو کتاب اچھی ہے واللہ میرے دل کا راز ہے

دل کی گہرائی میں رکھتا ہوں نسیم ایسی کتاب
اور کسی کے مانگنے پر بھی نہیں دیتا جناب

نسیم سیفی

میری بار بار یہی نصیحت ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے نفسوں کا بار بار مطالعہ کرو۔ بدی کا چھوڑ دینا یہ بھی ایک نشان ہے اور خدا تعالیٰ ہی سے چاہو کہ وہ تمہیں توفیق دے کیونکہ (۔) قوٹی بھی اس نے ہی پیدا کئے ہیں۔ پھر میں ایک اور نقص بھی دیکھتا ہوں۔ بعض لوگ تھک جاتے ہیں۔ میرے پاس ایسے خطوط آتے ہیں جن میں لکھنے والوں نے ظاہر کیا کہ ہم چار سال یا اتنے سال تک نماز پڑھتے رہے دعائیں کرتے رہے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ایسے لوگوں کو میں مخنث سمجھتا ہوں۔ تھکنا نہیں چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ہست اُو از عقل و فکر و وہمِ مردم دُور تر

کے مجالِ فکر تا آں بحرِ ناپیدا کنار

وہ لوگوں کی عقل و سمجھ سے بالاتر ہے فکر کی کیا مجال کہ اس ناپیدا کنار سمندر کی حد تک پہنچ سکے

رُوحِ اُو در گفتنِ قولِ بلیٰ اوّل کسے

آدمِ توحید و پیش از آدمش پیوندِ یار

قول بلیٰ کہنے میں اس کی روح سب سے اول ہے وہ توحید کا آدم ہے اور آدم سے بھی پہلے یار سے اس کا تعلق تھا

جانِ خود دادن پئے خلقِ خدا در فطرتش

جانِ نثارِ خستہ جاناں بیدلاں را غم گسار

مخلوقِ الٰہی کے لئے جان دینا اس کی فطرت میں ہے۔ وہ شکستہ دلوں کا جان نثار اور بیکسوں کا ہمدرد ہے

اندراں وقتیکہ دُنیا پُر ز شرک و کفر بود

ہیچ کس را خوں نہ شُد دل جز دلِ آں شہر یار

ایسے وقت میں جبکہ دنیا کفر و شرک سے بھر گئی تھی سوائے اس بادشاہ کے اور کسی کا دل اس کے لئے غمگین نہ ہوا

ہیچکس از خُبثِ شرک و رِجسِ بُت آگہ نشد

ایں خبر شد جانِ احمد را کہ بود از عشق زار

کوئی بھی شرک کی نجاست اور بتوں کی گندگی سے آگاہ نہ تھا صرف احمدؐ کے دل کو یہ آگاہی ہوئی جو محبت الٰہی سے چُور تھا

کس چہ میداند کرا زاں نالہ ہا باشد خبر

کاں شفیعے کرد از بہرِ جہاں در کُنجِ غار

کون جانتا ہے اور کسے اس آہ و زاری کی خبر ہے؟ جو آنحضرتؐ نے دنیا کے لئے غار حرا میں کی

من نمیدانم چہ دُردے بود و اندوہ و غمے

کاندراں غارے در آوردش حزین و دلفگار

میں نہیں جانتا کہ کیا درد و غم اور تکلیف تھی جو اسے غم زدہ کرکے اس غار میں لاتی تھی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی ہدایت کے لئے اس دنیا میں بھیجا تھا اور جنہوں نے اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے ساری دنیا کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی۔ شرک سے دنیا کو آگاہ کرتے ہوئے اس سے نفرت دلائی اور اس طرح نفرت دلائی جس طرح نہ پہلے کسی نے کیا تھا اور نہ کبھی کوئی بعد میں کر سکے گا۔ بتوں کی نجاست اور گندگی سے دنیا کو آگاہ کیا اور بیزار کیا اور خدائے واحد کے آستانہ پر لے آئے۔ نہیں کہا جاسکتا کہ آپؐ کے دل میں کتنا درد اور غم اور تکلیف تھی جو آپؐ کو غار حرا میں لے جاتی تھی جہاں پر نہ آپؐ کو اندھیرے کا خوف تھا نہ تنہائی کا ڈر تھا نہ سانپ اور بچھو کا اور نہ کسی بھی طرح مرنے کا۔ آپؐ کا وہ دل تھا جو ساری قوم بلکہ ساری دنیا پر قربان تھا۔ اور آپؐ کو اپنی ذات میں اپنے تن بدن سے تعلق تھا نہ اپنی جان سے کام۔ آپؐ نے ساری دنیا کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے وہ تعلیم پائی جس کا کوئی بدل نہیں۔ اور اسے ہر تکلیف برداشت کرکے دنیا میں پھیلانے کا اہتمام کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل تھے۔ نہ ان جیسا پہلے کوئی شخص ہوا ہے۔ نہ ان جیسا کوئی شخص بعد میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب آپ کو حاصل تھا اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو سب سے زیادہ سمجھنے والے اور اپنی زندگی کا ایک لازمی حصہ بنانے والے صرف آپؐ اور آپؐ ہی تھے۔

نسیم سیفی

حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب

ابتدائے احمدیت میں جو احمدی دوست قادیان کے قریب کے قصبوں یا دیہات سے کسی نہ کسی وجہ سے قادیان میں رہائش اختیار کرنے کے لئے آ جاتے تھے ان میں سے اکثر یا ان کی خواتین کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کے گھرانوں میں سے کسی فرد کے گھر کچھ دیر کے لئے پناہ مل جاتی تھی۔ ان کے لئے بھی یہ بہت بڑی سعادت تھی کہ اپنے گاؤں یا قصبے کو چھوڑ کر قادیان آ جائیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی نہ کسی فرد کے گھر میں قیام کریں۔ ستھرا ماحول پاکیزہ باتیں اور دن رات دین کا شغف چنانچہ ایسے ہی لوگوں میں سے میرے ایک تایا خیر الدین تھے جو قادیان میں بہشتی مقبرہ میں اوائل کے مدفونین میں شامل ہیں۔ ان کی اہلیہ اور دو بچے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو اپنے گاؤں چھوڑ کر آنے پر کچھ دیر کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ کے گھر میں قیام کا موقعہ ملا۔ بیٹا تو سکول میں داخل ہو کر میٹرک پاس کر گیا اور فیروز پور کے آرسنل میں ملازم ہو گیا بیٹی چھوٹی تھی۔ ساتھ ہی رہی۔ یوں سمجھئے وہ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی ہم عمر تھی اور چونکہ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تقریباً ہم عمر تھے اور اکثر آپس میں کھیل کود کے دوست۔

یہ چھوٹی بچی بعد میں حضرت مولانا محمد شریف کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئی اور فلسطین جا کر دو تین ہی سال کے اندر اندر چالیس کے دھاکے کے پہلے سالوں میں اپنی جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دی۔ کبابیر میں ہی آپ کا مزار ہے۔ مجھے بھی وہاں جا کر دعا کا موقعہ ملا۔ یہ بچی اور صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب آپس میں بہت مانوس تھے۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ شہر سے محلہ دارالفضل کا خاصا فاصلہ ہونے کے باوجود کبھی کبھی یہ دونوں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب چھوٹی چھوٹی ہاکیاں لئے جب محلہ دارالفضل کے وسیع میدانوں میں کھیلنے کے لئے آتے تو آپا فضل بی بی کے گھر ضرور آتے۔ وہاں کچھ دیر قیام کرتے اور بالکل اسی طرح وہاں پر باتیں ہوتیں جس طرح اپنے گھر میں بیٹھے ہوں۔ نہایت بے تکلفی تھی۔ یہ فاصلہ تو لمبا تھا لیکن قادیان کا شہر تنگ گلیاں اور تنگ بازار اور میدانوں کا فقدان وہاں کے رہنے والے بچوں کو اس بات پر مجبور کرتا تھا کہ محلہ دارالفضل اور محلہ دارالرحمت کے وسیع میدانوں میں آکر اپنے کھیل کے شوق کو پورا کریں۔

چنانچہ آپا فضل بی بی کے گھر ہی میں ہم نے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو پہلی دفعہ اور اس کے بعد متعدد بار دیکھا۔ یہ آپ کا بالکل بچپن تھا۔ لیکن ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ جس شخص نے دنیا کے ہر شخص سے ہمدردی کا اظہار کرنا تھا۔ اور علاج معالجے کے سلسلے میں اپنے وقت کو ہمہ وقت دوسروں کے لئے وقف رکھنا تھا وہ اس عمر میں بھی ایک چھوٹی سی بچی کے ساتھ انس کے اظہار کی وجہ سے اکثر آیا کرتے اور باوجود اس کے کہ اس بچی کا گھر جو ہمارے گھر کے ساتھ ملحق تھا' دیوار سانجھی تھی' ایک چھوٹے سے کچے کمرے پر مشتمل تھا۔ آپ بڑی بے تکلفی سے چارپائیوں پر بیٹھ جاتے۔ چارپائیاں بھی یقیناً ٹوٹی پھوٹی۔ اور اس بچی سے ہنستے کھیلتے اس کا دل بھی خوش کرتے اور اپنا دل بھی۔ میں ان پہلی ملاقاتوں سے اتنا متاثر ہوا آخر بات بھی متاثر کرنے والی تھی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کے بعض بچے ہمارے اس کچے سے گھر میں جس کا صرف ایک ہی چھوٹا سا کمرہ تھا اور کچھ تھوڑا سا صحن' تشریف لاتے اور بے تکلفی کا مظاہرہ کرتے۔ ان باتوں کے لئے دنیا بھر کی نعمتیں قربان کی جاسکتی ہیں۔

اس کے بعد میں نے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کو جو ہاکی کے اچھے کھلاڑی تھے کھیلوں کے میدانوں میں مصروف کار دیکھا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کچھ تھوڑی سی تعلیم پاتے ہوئے ان دونوں کو بھی کبھی کبھی وہاں دیکھنے کا موقعہ ملتا تھا۔ بعد ازاں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب میڈیکل کی تعلیم کے لئے امرتسر چلے گئے اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد احمدیہ ہسپتال میں واقف زندگی کے طور پر کام کرنے لگے۔ میں نے قادیان میں تو آپ کو کام کرتے نہیں دیکھا اور یہ بھی معلوم نہیں کہ اس وقت تک آپ کی تعلیم کس درجہ تک پہنچی تھی لیکن ۱۹۵۰ء میں ربوہ فضل عمر ہسپتال میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے ساتھ کام کرتے دیکھا ہے۔ ربوہ کے اس ہسپتال کے تین چھوٹے چھوٹے کمرے تھے اور غالباً ان کی کیفیت یہ تھی کہ دو کمروں ہی کو حقیقی معنوں میں کمرے کہا جاسکتا تھا۔ ان میں سے ایک کمرے میں دوائیاں اور مریضوں کو دوائیاں دینے والے صوفی صاحب اور تیسرے کمرے

باقی صفحہ ۴ پر

نسیم سیفی

ایک نئی بات

جو کچھ میں اس کالم میں لکھتا ہوں۔ اس کا تعلق سائنس یا طب کی ایسی باتوں سے ہے جو زیر تحقیق ہیں لیکن جن کے اب تک کے نتائج خاصے امید افزا ہیں اور توقع کی جاسکتی ہے کہ عنقریب ان پر تحقیق مکمل ہو گی۔ اور وہ چیز یا وہ دوا مارکیٹ میں آجائے گی اور دنیا بھر کے لئے بہت زیادہ مفید ثابت ہونے کا امکان رکھے گی۔

دل کا مرض ایک ایسا مرض ہے کہ جس کے متعلق سنتے ہی انسان کو کپکپی چھڑ جاتی ہے یہ مہلت ہی نہیں دیتا۔ اگرچہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگوں کو دل کی تکلیف ہوتی ہے اور وہ تکلیف کئی کئی سال وقفوں سے جاری رہتی ہے۔ لیکن جسے حقیقی معنوں میں ہارٹ اٹیک کہتے ہیں اس سے بچ نکلنا قریباً محال ہے۔ ادھر ہارٹ اٹیک ہوا اور ادھر انسان چل بسا۔ بلکہ بعض لوگ یہ دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمیں بھی کسی مشکل میں نہ ڈالیو اور ہمارے تیمارداروں کے لئے بھی مشکلات کا سامنا نہ ہو۔ ہارٹ اٹیک ہو اور ہم چلتے بنیں۔ پہلے تو میں سمجھتا تھا کہ لوگ ایسی دعا نہیں کرسکتے۔ لیکن پھر بعض واقعات سامنے آئے جن میں سے ایک اہم واقعہ ہمارے محترم دوست ڈاکٹر لطیف صاحب سرگودھا کا تھا۔ ان کی وفات ہارٹ اٹیک سے ہوئی اور بعد میں ان کی بیگم نے بتایا کہ وہ اکثر یہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ ایسی بیماری نہ ہو کہ میں خود بھی پریشان ہو جاؤں اور میرے لواحقین بھی مشکلات کا سامنا کریں تو مجھے ہارٹ اٹیک سے موت دے دیجیو۔ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ان کی دعا کی قبولیت تھی یا ان کے مقدر میں ہی ایسا تھا۔ لیکن بہرحال وہ ہارٹ اٹیک سے فوت ہوئے۔

ہارٹ اٹیک بیماری ہی ایسی ہے کہ سب بیماریوں سے بڑھ کر خطرات کا میدان آنکھوں کے سامنے لے آتی ہے بے شک بعض دیگر بیماریوں کی بابت بھی بہت کچھ کہا جارہا ہے کہ وہ بیماریاں مہلک ہیں۔ لیکن ان کے مہلک ثابت ہونے میں بعض اوقات دسیوں سال لگ جاتے ہیں۔ اور ہارٹ اٹیک کے متعلق جب کسی نے ایک ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ جب آپ معائنہ کرکے کہتے ہیں کہ دل بالکل ٹھیک ہے تو آپ کتنی مہلت دیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے ہم تو ایک لمحہ کی بھی مہلت نہیں دے سکتے۔ ادھر ہم نے کہا دل ٹھیک ہے ادھر دل نے ٹھیک ہونے سے انکار کردیا۔ اور انسان جاں بحق ہو گیا۔ پس ہارٹ اٹیک ہے ہی ایسی چیز کہ سب سے زیادہ خوف پیدا کرنے والی بیماری سمجھی جاسکتی ہے۔ مہلت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

آج کل امریکہ میں ریسرچ ہو رہی ہے اور اس کو انگلستان کی ایڈنبرا یونیورسٹی میں آگے بڑھایا جارہا ہے کہتے ہیں کہ پہلے تو وہ یہ کرتے تھے کہ جو دل کی نالیاں یا وہاں تک خون لے جانے والی نالیاں تھوڑی سی رکنے لگتی ہیں ان میں سے کیلشیم کو کھرچ دیا جاتا ہے یا کسی اور نالی کو دل کے ساتھ اس طرح لگا دیا جاتا ہے کہ اس میں کیلشیم کے ذرات نہ پائے جائیں۔ لیکن پھر بھی ہارٹ اٹیک ہارٹ اٹیک ہی ہے۔ اس پر جو تجربات ہو رہے ہیں ان کے نتیجے میں یہ توقع کی جارہی ہے کہ ایک ایسی دوائی تیار کر لی جائے گی جو گولی کی صورت میں ہو گی اور یہ گولی کھانے سے ہارٹ اٹیک نہیں ہوسکے گا۔ یعنی جونہی اس بات کا خدشہ پیدا ہو بلکہ شائد اس سے بھی پہلے اس گولی کو استعمال کیا جائے گا۔ اور ہارٹ اٹیک نہیں ہو گا۔ کہا جاتا ہے کہ اب تک جو تجربات ہوئے ہیں وہ خاصے امید افزا ہیں۔ دوائی تقریباً تیار ہو چکی ہے لیکن اس پر ابھی مزید تجربات کی ضرورت ہے اور پھر جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں جب کوئی دوائی اس طرح تیار ہو جاتی ہے یعنی تجرباتی مراحل میں سے گذر کر اپنے منطقی انجام کو پہنچ جاتی ہے تو اسے مارکیٹ میں لانے کے لئے بھی کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ دوا جلد تیار ہو جائے اور پھر خدا کرے کہ دوا جلد مارکیٹ میں آجائے۔ اس کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دوا اتنی سہل الحصول ہو گی کہ قیمت بھی کم اور میسر بھی ہر جگہ اور چونکہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کہاں' کسے' اور کب دل کا حملہ ہو گا۔ اس لئے جب تک ایسی دوا سہل الحصول نہ ہو کم قیمت نہ ہو اور ہر جگہ میسر نہ ہو اس وقت تک تو یہ زیادہ تعداد کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ لیکن ڈاکٹر صاحبان نے یہ امید دلائی ہے کہ دوائی سہل الحصول ہو گی کم قیمت ہو گی

باقی صفحہ ۶ پر

بقیہ صفحہ ۳

میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مریضوں کو دیکھنے کے لئے بیٹھتے تھے۔ یہ ہسپتال ایک کچی عمارت میں واقع تھا۔ لیکن ایسے لگتا ہے کہ اس کے قریب آنے سے اطمینان کی لہر دل میں دوڑ جاتی تھی۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا بارعب گھنی داڑھی والا خوبصورت چہرہ اور صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ایک خوش رنگ نوجوان رومی ٹوپی پہنے چھوٹی چھوٹی داڑھی رکھے ان کے ساتھ معاونت کرتے نظر آتے تھے۔ تو علاج سے پہلے ہی دل کو تسکین ہوتی معلوم ہو جاتی تھی۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا تو خاصا وقت حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ گزرتا تھا آپ حضرت صاحب کے طبیب خاص تھے چنانچہ اسی حیثیت میں ۱۹۵۵ء میں آپ حضرت صاحب کے ساتھ انگلستان بھی گئے۔

ربوہ کے ہسپتال کو زیادہ تر حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی نگرانی میں پھلنے پھولنے کا موقعہ ملا۔ یہ دو تین کمرے پختہ ہوئے پھر ان میں توسیع ہوئی مزید ڈاکٹر صاحبان یہاں آکر اپنے فرائض سرانجام دینے لگے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور کرنل ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب بھی جنہوں نے نائیجیریا میں کلینک قائم کئے نے بھی اسی ہسپتال میں کام کرنے کی سعادت پائی۔ اور پھر یہ ہسپتال بڑھتے بڑھتے اور حضرت امام جماعت الثانی اور امام جماعت الثالث کے زیر اثر اور حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی زیر نگرانی ایک بہت بڑا ہسپتال بن گیا۔ اب آپ اس ہسپتال کو دیکھیں تو کبھی شائد یہ اندازہ نہ لگا سکیں کہ میری آنکھوں نے ۱۹۵۰ء میں اسے کس حالت میں دیکھا تھا۔ یہ سارا کام تھا صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی محبت لگن اور خدمت خلق سے تعلق رکھنے والا۔ جس طرح حضرت صاحبزادہ صاحب نے جان مار کر اس کی ترقی کے امکان پیدا کئے اور اس کو گام بہ گام آگے بڑھانا شروع کیا وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ آپ مریضوں کے اور مریضوں کے تیمارداروں کے انتہائی ہمدرد' ان کی پوری دیکھ بھال کرنے والے اور ان سے برادرانہ محبت کا اظہار کرنے والے تھے۔ جب بھی کسی کو کوئی مشکل پیش آتی خاص طور پر صاحبزادہ صاحب کی طرف دوڑتے۔ مجھے بھی بعض ایسے مواقع میسر آئے کہ میں نے آپ کی اس ہمدردی سے فائدہ اٹھایا۔ آپ نے اپنے اس کار خیر کو جاری رکھنے کے لئے اپنے ایک بیٹے صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کو ڈاکٹر بنوایا اور واقف زندگی کے طور پر اسی ہسپتال میں کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ اس وقت اس ہسپتال کی شہرت کے جو ڈاکٹر صاحبان باعث ہیں ان میں خاص طور پر ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کو بطور سرجن کے اور محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی بطور خصوصی ماہر امراض قلب کے' اور اسی طرح حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کی بیٹی ڈاکٹر نصرت جہاں صاحب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اور ان کے ساتھ دیگر بیسیوں کام کرنے والے ڈاکٹروں اور غالباً سینکڑوں کی تعداد میں دیگر افراد کو انسانیت کی خدمت کی توفیق دیتا رہے اور وہ ہسپتال جو ابتدا میں دو تین کچے کمروں پر مشتمل تھا اور اب ایک بہت بڑی وسیع عمارت بن چکا ہے اس میں سبھی لوگ سکھ پائیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد کے ساتھ زیادہ قریب ہو کر بیٹھنے اور آپ کی گفتگو سننے کا اس وقت موقعہ ملا جب آپ نے انجمن تحریک جدید کے اجلاسوں میں شرکت شروع کی۔ بطور وکیل التعلیم اور وکیل التصنیف کے میں بھی اس انجمن کا اس طرح ممبر تھا کہ ہر اجلاس میں شرکت کی توفیق ملتی تھی۔ آپ وہاں اجلاس شروع ہونے سے خاصی دیر پہلے تشریف لے آتے اور محترم وکیل الاعلیٰ صاحب کے کمرے میں جہاں یہ اجلاس ہوا کرتا تھا بیٹھ کر اپنی باتیں سناتے۔ میں تو انگشت بدنداں تھا کہ جس شخص کو صرف علاج ہی کے سلسلے میں معروف سمجھا تھا۔ جب اس نے اپنے خواب اور کشف سنانے شروع کئے تو حیران رہ گیا۔ اللہ تعالیٰ سے قرب کی باتیں آپ کے منہ سے بجتی تھیں۔ اور ہم سن کر خوش ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت امام جماعت الثانی کی ہدایات کے مطابق زندگی کی تمام راہوں پر صحیح طور پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

لوگوں کا کہنا تھا کہ آپ یعنی صاحبزادہ صاحب امام جماعت الثانی اور پھر امام جماعت الثالث کے ساتھ ساتھ یوں چلتے ہیں جس طرح رگوں میں خون چلتا ہے۔ جس کسی نے آپ کو جلسہ سالانہ کے دوران حضرت امام جماعت الثالث کے سامنے بار بار گرم چائے کی پیالی رکھتے دیکھا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ وہ کس محبت کس عقیدت اور کس لگن کے ساتھ یہ کام خود کیا کرتے تھے۔ بجائے اس کے کہ پیالی کسی خادم کے ہاتھ میں دے دیں اور کہیں کہ حضرت صاحب کی میز پر رکھ دو آپ خود پیالی اٹھا کر حضرت صاحب کی میز پر جاتے اور پہلی پیالی ٹھنڈی چائے کی اٹھا کر اس کی جگہ گرم چائے کی پیالی رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ بہت بڑا احسان تھا کہ حضرت امام جماعت الثانی کے فرزند ہونے اور کہا جاسکتا ہے کہ ایک لاڈلے فرزند ہونے اور حضرت امام جماعت الثالث کے چھوٹے بھائی ہونے کے باوجود آپ کو جس عقیدت کے اظہار کا موقعہ ملا وہ بائد و شائد والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرماتا رہے اور آپ کی اولاد در اولاد کو جن میں سب سے زیادہ سامنے آنے والے صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ہیں تادیر انسانیت کی خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

محمد صدیق گورداسپوری .... ایک مکتوب

دیار مغرب کی اچھی باتیں

مکرمی محترمی مولانا نسیم سیفی صاحب

اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں برکت ڈالے اور آپ کو بیش از بیش خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

خدا تعالیٰ نے امسال پھر خاکسار کو محض اپنے فضل سے جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی اپنے پیارے آقا کی زیارت اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جلسہ سالانہ کے روح پرور نظارے مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ حضور انور کے ایمان افروز اور روح کو گرما دینے والے خطابات و تقاریر کے سننے کی توفیق بھی ملی نیز یہ کہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے احمدیت کے پروانوں سے ملاقات اور تعارف کا موقع میسر آیا۔

جب میں مختلف رنگوں، نسلوں، زبانوں، ممالک اور قبائل سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کو ایک دوسرے سے ملتے۔ ملاقات کرتے۔ مصافحہ اور معانقہ کرتے دیکھتا تو روح وجد میں آ جاتی کہ کس طرح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ جن کو خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں اصلاحِ خلق اور خدمت دین حق کے لئے معبوث فرمایا ہے ان لوگوں میں آپس میں اخوت و محبت کے جذبات پیدا کر کے امت واحدہ بنا دیا ہے۔

یہ وہ کیف انگیز روحانی نظارے ہیں جن سے ہر احمدی ہر ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے M.T.A کے ذریعہ گھر بیٹھے لطف اندوز ہو رہا ہے لہٰذا ان کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

اس ملّی اجتماع میں شرکت کے بعد ۱۰ اگست کو میں اپنے بیٹے محمد نصیر صدیق کے پاس امریکہ ریاست کیلیفورنیا میں چلا آیا جب سے ربوہ چھوڑا تھا اخبار الفضل پڑھنے کا موقع نہیں ملا تھا لہٰذا آتے ہی الفضل کے ایک ایک پرچہ کا مطالعہ شروع کیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے محمد نصیر کے نام جاری ہے مرکز ربوہ کے حالات جماعتی اخبار اور ملکی خبروں سے آگاہی حاصل کی ان ممالک میں اخبار الفضل ایک ایسی نعمت ہے جس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔

الفضل کا ۱۷۔ اگست ۱۹۹۴ء کا پرچہ میرے سامنے ہے اس میں مکرم پروفیسر نصر اللہ خان صاحب کا ایک مضمون "دیار مغرب کی کچھ اور اچھی باتیں" شائع ہوا ہے اس سلسلہ میں میں بھی کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔

مغربی ممالک میں یہاں بہت سی ایسی باتیں ہمیں نظر آتی ہیں جو غیر اخلاقی اور روحانی اقدار سے عاری ہیں اور دنیاوی عیش و عشرت عریانی اور فحاشی نے انہیں اس حد تک پہنچا دیا ہے کہ اب وہ خود بھی اپنی ایسی حالت سے پریشان ہیں وہاں ان میں بعض قومی اور انفرادی اخلاق ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو قابل تعریف ہیں خصوصاً تجارتی لین دین میں دیانتداری اور سچائی اور گاہک سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آنا وغیرہ جس کا ذکر حضرت صاحب نے بھی اپنے خطبہ جمعہ جرمنی میں فرمایا۔

یہ ایک ایسا خلق ہے جس کا فقدان مشرقی اقوام میں بہت تکلیف دہ حد تک پایا جاتا ہے خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ ان میں زیادہ تر ممالک اپنے آپ کو اس دین حق کی طرف منسوب کرتے ہیں جو ان اخلاق کو اجاگر کرنے کا اصل محرک ہے اور جس نے اپنے متبعین کو یہ واضح ہدایت فرمائی ہے کہ وہ لین دین اور تجارتی کاروبار میں کامل سچائی اور دیانتداری کو اختیار کریں اور اس میں کسی قسم کی دھوکا دہی اور بددیانتی کی ملونی نہ ہو چنانچہ میں جو واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ ان ممالک کے تجارتی معاملات میں دیانتداری سے تعلق رکھتا ہے۔

خاکسار کے بیٹے محمد نصیر نے اپنے بیٹے عامر نصیر کے لئے دو سال قبل ایک سٹور سے ایک سائیکل خرید کیا جو وہ استعمال کرتے رہے ایک روز اس کا ایک پرزہ ٹوٹ گیا چنانچہ وہ سائیکل بیکار ہو گیا اور وہ نیا سائیکل خریدنے اسی سٹور پر پھر گئے وہاں انہوں نے دیکھا کہ سائیکل کے اس پرزہ کے بارہ میں جو ٹوٹا لکھا تھا کہ اس کی گارنٹی عمر بھر کے لئے ہے چنانچہ وہ گھر آ گئے اور اس سائیکل کی رسید خرید اور گارنٹی کے کاغذات تلاش کئے جو مل گئے چنانچہ ٹوٹا ہوا سائیکل اور رسید وغیرہ لے کر اس سٹور پر گئے میں بھی ساتھ تھا اور ان سے مطالبہ کیا کہ گارنٹی کے مطابق ان کو یا نیا سائیکل دیا جائے یا رقم واپس کی جائے مگر دوکاندار نے یہ کہہ کر سائیکل واپس لینے سے انکار کر دیا کہ ہم اس وقت تک اس بارہ میں کچھ نہیں کر سکتے جب تک ہمیں اس سائیکل کی مینوفیکچرنگ کمپنی کی طرف سے ایسا کرنے کی ہدایت نہیں ملتی لہٰذا آپ ان سے رابطہ پیدا کریں چنانچہ محمد نصیر نے فون پر اس کمپنی سے رابطہ کیا اور صورت حال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ سائیکل دوبارہ اسی سٹور پر لے جائیں ہم ان کو فون کر دیتے ہیں وہ آپ کو یا نیا سائیکل یا رقم دے دیں گے انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ سائیکل کس طرح ٹوٹا۔ کیوں ٹوٹا کس نے توڑا۔ کیا واقعہ پیش آیا محض ان سے اس پرزے کے ٹوٹنے کا ذکر کافی تھا چنانچہ وہ سائیکل ہم اس سٹور پر واپس لے کر گئے چونکہ سٹور کے مینیجر کو کمپنی کی طرف سے فون پر ہدایت مل چکی تھی لہٰذا انہوں نے وہ ٹوٹا ہوا سائیکل رکھ لیا اور رقم واپس کر دی کیونکہ اس ماڈل کا اور سائیکل ان کے پاس اب موجود نہیں تھا۔ میں حیران تھا کہ دو سال کے بعد بھی اگر کسی چیز میں نقص ثابت ہو جائے تو یہ لوگ اسے واپس لینے کے لئے اور نقصان اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں لیکن اپنی ساکھ پر دھبہ نہیں لگنے دیتے۔

دراصل تجارتی معاملات میں یہی دیانتداری کا معیار ہے جس کی وجہ سے ان کی تجارت کو فروغ مل رہا ہے میرے ذاتی علم میں ہے کہ بعض دفعہ دو دو ہفتہ اور دو دو ماہ بعد اگر کوئی خریدی ہوئی چیز غیر مستعمل شدہ آپ کو پسند نہیں آتی اور آپ کے پاس اس سٹور کی ٹکٹ موجود ہے تو وہ چیز واپس ہو جاتی ہے اور واپس لینے میں وہ کسی قسم کے تردد اور لیت و لعل سے کام نہیں لیتے۔

خصوصاً ہمارے احمدی تجار اور دوکانداروں کو اس واقعہ سے سبق لے کر بہت محتاط طریق اختیار کرنا چاہئے اور حسن اخلاق اور کامل دیانتداری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ ان کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مقبول احمد ذبیح۔

کاوش

"کاغذی ہے پیرہن" کے زیر عنوان ایک عرصہ سے آپ کبھی نائیجیریا اور گاہے دوسرے ملکوں کے حالات کے علاوہ بعض دوسری معلومات بھی ایک عرصہ سے سپرد قلم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء دے آمین

مورخہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء کے الفضل میں آپ نے حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کی کتاب سیرۃ النبی ﷺ کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ کتاب LIFE OF MOHAMMAD کے نام سے آکسفورڈ یونیورسٹی نے ممالک مغربی افریقہ کے سکولوں کے لئے بطور نصاب شائع کی ہے۔ خدا کے فضل سے ایک احمدی مربی کی کاوشوں کو چار چاند لگے اور اس سے افریقہ کے کئی ممالک کے لاکھوں باشندے مستفیض ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

اس کتاب کے مختلف افریقی زبانوں میں تراجم کا آپ نے ذکر فرمایا ہے۔ اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ جب عاجز یوگنڈا مشرقی افریقہ میں مقیم تھا تو مولانا عبدالکریم صاحب شرما کی فرمائش پر ایک اہل زبان استاد مسٹر اے بی اکوجا صاحب (MR.A.B.AKUJA) سے محترم چوہدری عبدالغنی ہمایوں صاحب کی وساطت سے اس گرانقدر کتاب کا LUO زبان میں ترجمہ کروایا گیا تھا۔ جو یوگنڈا کے LUO اور ACHOLI قبائل میں بہت زیادہ مقبول ہوا تھا۔ میں نے جب اس کتاب کا تعارف اس علاقہ کے ناظم تعلیم سے کروایا تو انہوں نے کتاب کو دیکھتے ہی دو صد کتب مہیا کرنے کی فرمائش کر دی اور نہایت مسرت سے فرمایا کہ علاقہ کے سکولوں کے لئے یہ کتاب خاصی مفید رہے گی۔ چنانچہ ان کی خواہش کو فوراً پورا کیا گیا۔ بعد میں مزید کتب انہیں فراہم کی گئیں۔

LUO زبان میں اس کتاب کا پورا نام یوں تھا

"ANEBI MALENG MOHAMMAD OBANGA MIE KUC"

نبی پاک ﷺ "

آپ کی طرف سے کتاب "قطعات کی بہار" ملی بہت بہت شکریہ۔ کتاب کی اشاعت سے قبل میں نے تمام قطعات کو بالاستیعاب "الفضل" میں پڑھا اور لطف اندوز ہوتا رہا۔ قید و بند کی زندگی میں بھی جس صبر و تحمل اور خوشدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ نے موسم بہار میں ہی اپنے قطعات کی بہاریں بکھیریں یہ آپ کا ہی حصہ تھا۔

دراصل شاعری کے لئے خوشگوار موسم۔ مرغزار۔ تنہائی اور قید و بند کی زندگی اور مشکلات کا گھیراؤ اکثر اوقات سونے پر سہاگے کا کام کر جاتا ہے۔ اور وہ راگنیاں پھوٹتی ہیں۔ کہ سننے اور پڑھنے والوں کا دل موہ لیتی ہیں۔

خوشی کے وقتوں میں شعروں میں مسرت و شادمانی کے میٹھے سر۔ خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات میں خوشی و غم کا زیر و بم اور غمی اور قید و بند کی زندگی میں آہوں بھرے ترانے جنم لیتے ہیں مگر یہاں تو۔

"بہاریں ہی بہاریں ہیں خزاں میں"

اصل میں آپ کی اس کتاب کا نام "قید و بند کی راگنی" ہونا چاہئے تھا۔

خاکسار اور خاکسار کے میزبان مکرم برادرم آشم چیڈا حاجیری صاحب (MR ASHIM CHIDA HAJIRI) (مقامی باشندہ مخلص احمدی اور جماعت ملاوی کا روح رواں) ملاوی (MALAWI) میں

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں کی طرف سے اقوام متحدہ کی فوج کے سربراہ کو دھمکی

کروشیا کے سربوں نے اپنے اتحادی بوسنین سربوں کے ساتھ مل کر اقوام متحدہ کی حفاظتی افواج کو مشتعل کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی فوج کے کمانڈر جنرل روز کو بیہاج کے علاقے میں محصور اقوام متحدہ کے فوجیوں سے ملاقات کرنے سے روک دیا۔

برطانیہ کے جنرل نے پانچ گھنٹے تک دھواں چھوڑ کر زاغرب سے ۲۰ کلومیٹر دور سربوں کو پیغام دیا کہ وہ ان کے پانچ گاڑیوں پر مشتمل کانوائے کو بیہاج جانے کی اجازت دیں۔ آخر رات پڑ جانے پر بھی جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا وہ بالآخر مایوس ہو کر واپس لوٹ گئے۔ وہ کروشیا اور سربوں کی خود ساختہ ریاست کے بارڈر پر انتظار میں کھڑے رہے۔ جنرل روز نے ناراضگی کے عالم میں صحافیوں کو بتایا کہ یہ امر اس ملک کے لوگوں کو اور جن کی طرف سے میں بھیجا گیا ہوں ان کو ناراض کرنے کا موجب ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ حرکت سویلین اتھارٹی کی بے عزتی ہے۔ جنہوں نے ہمیں کلیئرنس دی کہ جا سکتے ہیں۔ اور یہ بات واضح ہے کہ سویلین انتظامیہ ان کے ہاتھوں بے بس ہے۔

یہ تازہ واقعہ ایک ماہ سے جاری شدہ ان واقعات کی ایک کڑی ہے جس میں اقوام متحدہ کے فوجیوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔ ان واقعات کے پیش نظر اقوام متحدہ کی فوج کے افسران اس تذبذب میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ وہ بوسنیا میں اپنی موجودگی برقرار رکھیں یا واپس چلے جائیں۔

اقوام متحدہ کے ترجمان نے کہا کہ میں سمجھ رہا ہوں کہ یہ واقعہ کروشیا کے سربوں اور بوسنیا کے سربوں کی طرف سے اقوام متحدہ کے فوجیوں کو مشکلات میں مبتلا کرنے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ ان کو اپنے علاقوں میں نقل و حرکت کی بھی اجازت نہیں دی جا رہی۔

بوسنیا کے باغی سرب اقوام متحدہ کے اداروں کو تمام بوسنیا میں ایندھن حاصل کرنے میں بھی رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے فوجی محفوظ علاقوں کا دورہ کرنے سے بھی باز رہیں۔ اور سراجیوو کے اردگرد اور گوراژدے میں قائم شدہ اسلحہ سے پاک علاقوں کا جائزہ بھی نہ لے سکیں۔

☆ ○ ☆

روس یورپ کے اشاروں پر رقص نہیں کرے گا

نیٹو کے دفاعی سمجھوتے میں مشرق کی طرف جو پیش رفت ہوئی ہے اس میں حیرانی کی بات صرف اتنی ہے کہ روس کے صدر بورس یلسن نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ یورپین یونین کے اجلاس میں کہا گیا تھا کہ نیٹو کے قواعد میں ایسی تبدیلی کی جائے گی جس سے مشرقی یورپ کے ممالک کو 'جو سابقہ کیمونسٹ ممالک ہیں' شامل کیا جا سکے گا روس نے اس اعلان پر برہمی کا اظہار کیا ہے۔ اس سے ایک بات تو واضح ہے کہ مستقبل کا روس یورپ کے اشاروں پر اس طرح رقص کرنے پر آمادہ نہیں ہے جس کا امکان ظاہر کیا جاتا تھا۔ روس کا یہ خیال ہے کہ اس کو نیٹو میں شمولیت سے روک کر نیٹو کے دروازے اس کے ہمسایہ مشرقی یورپی ممالک پر کھول دینا گویا نیٹو کو روس کے ہمسایہ میں لا کھڑا کرنا ہے۔ لیکن اس بات کا کیا علاج کہ یورپی ممالک اب بھی روس سے خائف ہیں اور وہ روسی خطرے کی بو سونگھتے ہوئے ایک نئی قسم کی سرد جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

گزشتہ دو سال سے روس کی طرف سے ان خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ نیٹو اس کے گرد گھیرا تنگ کر رہی ہے۔ روس کا کہنا ہے کہ دنیا کی مضبوط ترین فوجی قوت یعنی نیٹو ہماری سرحدوں تک پہنچ جائے اور ہم اس کا کوئی نوٹس نہ لیں۔ ایسی توقع ہم سے نہیں ہونی چاہئے۔

☆ ○ ☆

اردن میں اسرائیلی سفارت خانے کا قیام

گزشتہ اتوار کے روز اسرائیل نے اردن کے دارالحکومت عمان میں اپنا سفارت خانہ قائم کر دیا ہے۔ اس موقع پر سینکڑوں عربوں نے مظاہرہ کیا اور اس دن کو ایک سیاہ دن قرار دیا۔ دونوں ملکوں کے درمیان ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو طے پانے والے امن معاہدے کے تحت دونوں ملک ایک دوسرے کے اندر اپنے سفارت خانے قائم کریں گے۔ اس امن معاہدے کے تحت قریباً ۵۰ سال سے جاری حالت جنگ ختم کر دی گئی تھی۔ آئندہ چھ ہفتوں کے اندر دونوں ملکوں کے درمیان سفیروں کا تبادلہ بھی عمل میں آجائے گا۔ اس موقعہ پر سفارت خانہ اسرائیل کے الفاظ انگریزی عبرانی اور عربی میں تحریر کردہ ایک سنگ بنیاد کی نقاب کشائی کی گئی اور حاضرین میں شراب اور سنگترے کا جوش پیش کیا گیا۔

ایک یہودی راہب نے اس موقع پر دعا کرائی۔ اس موقع پر ۴۰۰ حاضرین نے وزیر اعظم کے دفتر کے باہر دھرنا مار کر بیٹھنے کا مظاہرہ کیا۔ اور اسرائیلی پرچم جلایا گیا۔ یہ مظاہرہ آٹھ جماعتی اتحاد نے منظم کیا تھا جو اردن اسرائیل امن سمجھوتے کا مخالف ہے مظاہرین نے اردنی عوام پر زور دیا کہ وہ اسرائیلی سفارت خانے کا بائیکاٹ کریں اور تعلقات کو معمول پر لانے کے ہر عمل کی مخالفت کریں۔

اسرائیلی اہلکاروں نے اس موقع پر کہا کہ امید ہے کہ لبنان اور شام بھی اردن کی طرح کا امن معاہدہ کر کے امن کے دائرے کو مکمل کر دیں گے۔ اردن کے علاوہ مصر ایک ایسا ملک ہے جس میں اسرائیلی سفارت خانہ قائم ہے۔

☆ ○ ☆

بھارت میں ایڈز

ابھی بھارت طاعون سے چنگل سے نکلا ہی ہے کہ اس ملک میں ایڈز کے تیزی سے بڑھنے کی خبریں آنے لگی ہیں۔ صحت کے ایک بڑے افسر نے بتایا ہے کہ بھارت میں ایڈز اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ خدشہ ہے کہ اس صدی کے اختتام تک بھارت میں روزانہ دس ہزار افراد ایڈز سے مرنے شروع ہو جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت بھارت میں ۳ کروڑ افراد ایڈز کے جراثیم کا شکار ہیں۔

بمبئی میں قائم پرائیویٹ انڈین ہیلتھ ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری مسٹرائی ایس گیلاڈا کا کہنا ہے کہ عام گھریلو خاتون میں اس وقت ایڈز کی جو انفیکشن موجود ہے وہ وہی ہے جو آٹھ سال پہلے بھارت کی طوائفوں میں تھی۔

۱۹۸۶ء میں بمبئی کی طوائفوں کا جو چیک اپ کیا گیا تھا وہی نسبت ۱۰۰ حاملہ عورتوں میں ایڈز کی انفیکشن کی پائی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سن ۲۰۰۰ء تک بھارت میں روزانہ اتنے آدمی ایڈز سے مرنے لگیں گے جتنے گزشتہ سال زلزلے میں مارے گئے تھے جو بھارت میں گزشتہ ۵۰ سال میں سب سے زیادہ تباہ کن زلزلہ تھا۔

بھارت کو ایڈز کا مقابلہ کرنے کے لئے موجودہ تعداد سے چھ گنا زیادہ ہسپتالوں کے بستروں کی ضرورت ہے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے بتایا ہے کہ بھارت میں اس وقت ۷۲۸ ایڈز کے کیسز کی رپورٹ کی گئی ہے۔ لیکن بھارت کی ۹۰ کروڑ کی آبادی میں ۱۵ لاکھ افراد کے بارے میں اندازہ ہے کہ وہ ایڈز کے جراثیم رکھتے ہیں۔

بھارت میں ایڈز تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اس وقت دنیا بھر میں ایڈز کے سب سے زیادہ بڑھنے والے علاقے میں بھارت چوٹی پر ہے۔

یاد رہے کہ ایڈز کا ابھی تک کوئی علاج دریافت نہیں ہوا۔ اور جس کو ایک دفعہ ایڈز ہو جائے اس کی ہلاکت عام طور پر یقینی سمجھی جاتی ہے اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ایڈز بھارت کے لئے طاعون سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

☆ ○○○ ☆

بقیہ صفحہ ۴

اور ہر جگہ میسر ہوگی۔ یعنی اتنی مقدار میں بنائی جا سکے گی کہ اس پر لاگت بھی کم آئے اور اس کی قیمت بھی کم رکھی جائے۔ اور اسے ساری دنیا میں پھیلایا جا سکے۔ خدا کرے کہ وہ دن قریب سے قریب تر آجائے جب ہارٹ اٹیک کا خاتمہ ہو جائے اور یہ دوائی انسانوں کے لئے مفید ثابت ہونے لگے۔ یہ دوائی دراصل سرجری کا متبادل ہوگی اور انسان ڈرتا تو زیادہ سرجری ہی سے ہے۔ خدا کرے کہ دل کی سرجری سے اب لوگوں کو رہائی مل جائے۔

بقیہ صفحہ ۵

چار ماہ اسیر راہ مولیٰ رہے ہیں۔ وطن سے ہزاروں میل دور۔ سوائے مولیٰ کریم کی ذات کے نہ کوئی دوست نہ کوئی مددگار اور نہ ملاقاتی محض ایک دوسرے کو قرون اولیٰ کے خوش نصیبوں کے قصے سنا کر ڈھارس بندھایا کرتے تھے۔

ایک روز ایک ہندوستانی دوست اپنے ایک عزیز قیدی رشتہ دار سے ملاقات کے لئے آئے تو ایک سپاہی دوڑا ہوا آیا اور مجھے کہنے لگا کہ بھائی آپ کا بھی کوئی ملاقاتی نہیں آیا آؤ آج تمہاری ملاقات تمہارے ہم زبان اور ہم وطن سے کراؤں۔

اس پردیس اور قید و بند کی حالت میں اس سپاہی کے جذبات محبت کا اندازہ کر کے میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک پڑے۔ اس کو میری خوشی کا یا غم کا کس قدر احساس ہوا کہ اس کا ایک ہم وطن و اہل زبان آیا ہے۔ شائد اس سے ملاقات کر کے اس کا دل بہل جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ اسیری میں اگر کوئی ملاقاتی آجائے تو اس سے بھی دل کی کلیاں پھوٹ پڑتی ہیں۔ اگر قدرت نے مجھے شعرو سخن کا ملکہ عطا کیا ہوتا تو ممکن ہے اس زمانے کی

یادوں کا ایک دیوان منظر عام پر آجاتا۔

اس اسیری کے دور میں محترم برادر حاجری صاحب نے مجھے اپنا ایک خواب خوب مزے لے کر سنایا انہوں نے فرمایا کہ میں نے آج سے کئی سال پیشتر خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت قیمتی خلعت فاخرہ آسمان سے نازل ہو رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے ہمراہ میں بھی اسے پکڑنے کے لئے دوڑا چلا جارہا ہوں ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ یہ قیمتی اور شاہی خلعت میرے ہاتھ لگ جائے۔ قدرت الٰہی کا کرشمہ دیکھئے کہ میں اسے پکڑنے میں کامیاب ہوگیا۔

یہ سنا کر انہوں نے کہا کہ اس اسیری کی زندگی میں آج مجھے یہ سمجھ آئی ہے۔ کہ یہ خلعت فاخرہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے مجھے دی ہے۔ اس پر میں جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں کم ہے۔

کیا ہی خوش بخت ہے وہ نوجوان جس نے اوائل عمر میں محض اپنی تحقیق سے احمدیت قبول کی پھر علم کے ذریعہ اسے پروان چڑھایا اور دعوت الی اللہ کے ذریعہ دوسروں تک پہنچایا اور ذوق تربیت سے ان کی آبیاری کی۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضلوں سے نوازے۔

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ مندرجہ ذیل تاریخوں کو صبح ۱۰ تا ۱ بجے تک ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔

۱۹-۱۲-۹۴ ۱۰ تا ۱ تک

۲۱-۱۲-۹۴ ۱۰ تا ۱ تک

۲۴-۱۲-۹۴ ۱۰ تا ۱ تک

۲۶-۱۲-۹۴ ۱۰ تا ۱ تک

(واپڈا)

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ تعلیم کے تحت سہ ماہی اول کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہمیت" ہے۔ مضمون ۳ تا ۵ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ مرکز میں اس کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵۔ جنوری ۹۵ء ہے۔ خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقابلہ میں شریک ہوں۔ قائدین اور ناظمین سے بھی درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام سے مضامین لکھوانے کی کوشش کریں اور بروقت مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

محمد محمود طاہر۔ ایم اے۔ ابلاغیات

کھیل اور کھلاڑی

کھیل ایک صحت مند تفریح ہے جس سے نہ صرف آپ لذت اٹھاتے ہیں بلکہ آپ کی صحت پر بھی اس کے غیر معمولی اچھے اثرات پڑتے ہیں۔ کھیل کا انتخاب آپ کی دلچسپی اور ماحول میں دستیابی پر منحصر ہوتا ہے۔ امید ہے کہ قارئین الفضل بالخصوص بچے اور نوجوان کھیل یا ورزش کی عادی ہوں گے۔ ہمارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی سے سیر کرتے ہیں اور کھیلوں میں بھی نمایاں دلچسپی رکھتے ہیں۔ کھیلوں کی دنیا میں حال ہی میں ہونے والے اور جاری واقعات پیش ہیں:۔

۱۔ ہاکی:۔ کھیلوں میں سب سے پہلے ہاکی کی خبر ہے۔ آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں ہونے والا آٹھواں عالمی ہاکی ٹورنامنٹ پاکستان نے ہالینڈ کو شکست دیکر جیت لیا۔ یوں پاکستان عالمی چیمپئن کو ہرا کر خود عالمی چیمپئن بن گیا۔ پاکستان اس سے قبل ۱۹۷۱ء ۱۹۷۸ء اور ۱۹۸۲ء کے عالمی کپ کا فاتح ہے یوں چوتھی بار یہ ٹورنامنٹ جیت کر پاکستان نے منفرد عالمی اعزاز حاصل کرلیا ہے۔ ٹورنامنٹ میں کانسی کا تمغہ میزبان ملک آسٹریلیا نے حاصل کی۔

پاکستان اپنے پول میں سرفہرست رہا تھا۔ دوسرے نمبر پر آسٹریلیا رہا جبکہ دوسرے پول میں ہالینڈ سرفہرست اور جرمنی دوسرے نمبر پر رہا چنانچہ ۲۔ دسمبر کو پاکستان نے سیمی فائنل میں جرمنی کو پینلٹی سٹروک پر ہرا کر فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کرلیا۔ دوسری طرف ہالینڈ آسٹریلیا کو ہرا کر فائنل میں پہنچ گیا۔ عالمی کپ کا فائنل ۴۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو ۸ ہزار تماشائیوں کے سامنے سڈنی میں کھیلا گیا۔ وقت ختم ہونے تک دونوں ٹیمیں ایک ایک گول سے برابر تھیں فیصلہ پینلٹی سٹروک پر ہوا۔ پاکستان کے گول کیپر منصور احمد جو اس ٹورنامنٹ کے بہترین گول کیپر قرار دیئے گئے انہوں ہالینڈ کے کھلاڑی کے پانچویں سٹروک کو روک کر پاکستان کو عالمی فاتح بنا دیا۔ پاکستان نے یہ مقابلہ ۴ کے مقابلہ میں ۵ گول سے جیت لیا۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستان کی قیادت شہباز احمد سینئر نے کی جنہیں پلیئر آف دی ٹورنامنٹ کا اعزاز دیا گیا انہیں یہ اعزاز عالمی مقابلوں میں دسویں بار ملا ہے۔ پاکستان کے کپتان نے اب ریٹائر منٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ پاکستانی ٹیم جب فاتحانہ انداز میں وطن پہنچی تو اس کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس طرح پاکستان ہاکی 'کرکٹ' سکوائش اور سنوکر کا عالمی چیمپئن بن گیا ہے۔

۲۔ ٹینس دنیا کا مقبول ترین کھیل ٹینس جس کی تاریخ کا مہنگا ترین گرینڈ سلام جرمنی کے شہر میونخ میں کھیلا گیا۔ دنیا کے نمبر ۱۹۔ سویڈن کے میگنس لارسن نے عالمی نمبر ایک امریکہ کے سمپراس کو فائنل میں شکست دے کر ۱۵ لاکھ امریکہ ڈالرز کا انعام جیت لیا۔ یہ فائنل ۱۲۔ دسمبر کو کھیلا گیا۔ دنیائے ٹینس میں یہ اب تک ہونے والا مہنگا ترین ٹورنامنٹ تھا جس کے فاتح کو ۱۵ لاکھ امریکی ڈالرز بطور انعامی رقم دیئے گئے۔

۳۔ سنوکر پاکستان میں سنوکر کی مقبولیت کوئی زیادہ پرانی نہیں ہے البتہ اب یہ کھیل کافی مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ ۱۹۹۴ء کی عالمی چیمپئن شپ جو جنوبی افریقہ میں گزشتہ دنوں کھیلی گئی اس کھیل کو پاکستان میں مقبول کرنے میں اہم کردار ادا کرگئی۔ جب پاکستان کے ۴۲ سالہ محمد یوسف فائنل مقابلہ میں آئس لینڈ کے ۱۹ سالہ جوہاس کو شکست دے کر عالمی ایموچور سنوکر چیمپئن بن گئے۔ محمد یوسف پانچویں ایشیائی ہیں جنہوں نے عالمی چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ اس چیمپئن شپ میں دنیا کے ۳۸ ممالک کے ۸۷ کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ یاد رہے کہ محمد یوسف ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۳ء تک قومی چیمپئن بھی رہے ہیں۔ اس طرح پاکستان نے جو پہلے ہاکی 'کرکٹ اور سکوائش میں عالمی شہرت رکھتا ہے اب سنوکر میں بھی اپنا مقام پیدا کرلیا ہے۔

طاہر ٹائپنگ کلب کا اجراء

○ شعبہ صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام طاہر ٹائپنگ کلب کا از سرِ نو ایوان محمود میں اجراء کر دیا گیا ہے۔ ٹائپ سیکھنے کے خواہشمند احباب دفتر خدام الاحمدیہ سے رابطہ قائم کریں۔

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ پاکستان)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز عمیر احمد اطہر ابن نعیم احمد صاحب ربوہ (وقف نو) بعارضہ الٹیوں اور اسہال ۹-۱۲-۹۴ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس کا تو ام بھائی زبیر احمد اظہر بعمر تین ماہ بھی علیل رہتا ہے۔ ہر دو کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب (وفات یافتہ) آف چک ۷۸ جنوبی سرگودھا مورخہ ۱۱ دسمبر کو وفات پاگئیں آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں ان کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور قبر تیار ہونے پر دعا مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ نے کروائی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

منگل ۲۰۔ دسمبر ۱۹۹۴ء

☆ 6-15

○ تلاوت

☆ 6-30

○ ملاقات۔ ہومیو پیتھی کلاس

☆ 7-30

○ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ از مکرم نصیر احمد صاحب قمر

☆ 7-45

○ دینی اخلاق۔ گفتگو از مکرم لئیق احمد صاحب طاہر

☆ 8-00

○ منتخب سوال و جواب

☆ 8-50

○ کل کے پروگرام

عہدہ داران تسلی فرمالیں کہ جماعت کے سب افراد بڑے چھوٹے وقف جدید میں شامل ہیں اور انہوں نے اپنا وعدہ ادا فرما دیا ہے۔

ناظم مال وقف جدید

خبریں

ربوہ : 19 دسمبر-1994ء
سردی میں قدرے کمی ہے
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ ہڑتال کے دوران ٹرانسپورٹ بند رہی کاروبار زندگی معطل ہو گیا۔ اس کے باوجود سناٹے اور خاموشی میں ۱۱۔ افراد کو قتل کر دیا گیا۔ ہڑتال کی اپیل سپاہ صحابہ ' ٹرانسپورٹ اتحاد اور ۱۵ دوسری سیاسی مذہبی تنظیموں نے کی تھی۔ شہر میں زندگی مکمل طور پر مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ ہر قسم کی ٹرانسپورٹ دکانیں تجارتی ادارے مارکیٹیں اور عدالتیں بند رہیں۔ سرکاری و پرائیویٹ دفاتر میں حاضری کم رہی۔ سکول و کالج بند رہے۔ بس سٹاپوں پر بھی عوام نظر نہیں آئے۔ سڑکوں پر سرکاری ٹرانسپورٹ بھی نظر نہیں آئی۔ ہڑتال کے دوران ۵۔ گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ شہریوں نے ۳ مشتبہ دہشت گردوں کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ کے متعدد کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے پوزیشن سنبھال کر جگہ جگہ گشت شروع کر دیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ کراچی میں فوج کو دوبارہ نہیں بلایا جائے گا۔ پولیس رینجرز اور ایلیٹ فورس' فوج کی جگہ پر کام کرتے رہیں گے۔ ضروری سازو سامان فراہم کیا جا رہا ہے۔ تاجروں کے ایک وفد نے صدر سے ملاقات کے دوران کہا کہ اگر شہر کی صورت حال پر قابو نہ پایا گیا تو حکومت کو ریونیو نہیں ملے گا۔ انہوں نے کہا کراچی کو کوئی علیحدہ نہیں کر سکتا۔ کراچی کو ہانگ کانگ بنانے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کراچی سے شرپسندوں کو ختم کر کے دم لیں گے ہماری کوشش ہے کہ شہری امن و سلامتی کی فضا میں رہیں۔ یہ بات باعث اطمینان ہے کہ نہ صرف حکومت بلکہ دانشور اور ذرائع ابلاغ بھی قیام امن کے لئے مخلصانہ کوششیں کر رہے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے لندن سے ایک پیغام میں کہا ہے کہ بے نظیر کو مزید مہلت ملی تو قوم کو غلام بنا کے رکھ دیں گی۔ راجیو کی مدد کرنے والی بے نظیر کے ہاتھوں پاکستان محفوظ نہیں۔ اپوزیشن کی مزاحمت کی وجہ سے حکومت پاکستان کو تباہ کرنے کے ایجنڈے پر مکمل عمل نہیں کر سکی۔ مسٹر نواز شریف نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کشمیر بوسنیا اور چیچنیا کے مسلمانوں کی فیصلہ کن امداد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ چیچنیا میں روس ایسی ہی مہم جوئی پر آمادہ ہے جو سابقہ سوویت یونین کے زمانے میں افغانستان میں کی گئی تھی۔

○ امریکہ کے نائب وزیر توانائی نے کہا ہے کہ اگر پاکستان نے ایٹمی توانائی کی پیداوار کے لئے پیشکش کی تو امریکہ اس پر غور کرے گا۔ کراچی کی صورت حال سے سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی نہیں ہو گی۔ واشنگٹن سمیت دنیا کے کئی شہروں میں افراتفری ہے۔ توانائی کے شعبے میں وزیر اعظم کی آزادانہ نج کاری کی پالیسی کے باعث پاکستان میں سرمایہ کاروں کی دلچسپی بڑھ گئی ہے۔ پاکستان میں سیاسی استحکام قابل تعریف ہے امریکی سرمایہ کار چند ماہ میں مزید سرمایہ کاری کریں گے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں ڈیڈ لاک پیدا ہو گیا ہے۔ اگر میری رولنگ پر عمل نہ ہوا تو افراتفری پیدا ہو گی۔ ایوان کی کارکردگی سے مطمئن ہوں۔ اسیر ارکان کو اسمبلی میں لانے کے متعلق رول بڑا واضح ہے۔ رولنگ کو عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت ازالہ کر دے تو معاملہ ختم کر دوں گا انہوں نے کہا کہ میں نے حکومت کو ایم کیو ایم سے مذاکرات کرنے کا مشورہ دیا تھا۔

○ روس کی طرف سے چیچنیا کی طرف سے ہتھیار ڈالنے کی مدت ختم ہونے کے بعد روسی۔ طیاروں نے چیچنیا پر بمباری شروع کر دی ہے گروزنی کے دفاع کے لئے رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں بچوں اور خواتین کو نواحی دیہات میں بھیجا جا رہا ہے۔ لوگوں کو ٹینکوں کے مقابلے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے اپنے ارکان کو گرفتاری سے بچانے کے لئے پھر سے اجلاس بلا لیا ہے۔ یہ دستوری رعایات کا غلط استعمال ہے۔ اپوزیشن نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس ماہ میں دوبارہ اجلاس نہیں بلائے گی۔

○ عبدالستار ایدھی کو سندھ کا گورنر بنائے جانے کا امکان ہے۔ اس سے حکومت کے اس تاثر کو پختہ کرنے میں مدد ملے گی کہ ایسے شخص کو گورنر بنایا گیا ہے جو ایم کیو ایم میں بھی مقبولیت رکھتا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں سری نگر' پلوامہ اور کپواڑہ میں بھارتی فوج کے کریک ڈاؤن کے دوران دو شہریوں سمیت ۸ مجاہدین شہید ہو گئے۔ باغ میں مجاہدین کے حملہ میں دو بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ اٹھ مقام اور کیرن سیکٹر میں پاکستانی اور بھارتی افواج کے درمیان دن بھر فائرنگ ہوتی رہی۔ نیلم روڈ کی متبادل سڑک پر بھارتی فوج نے مارٹر گولے پھینکے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ ہم نے نوابزادہ نصر اللہ خان کو وزارت عظمیٰ کا امیدوار نامزد کر دیا ہے اب ان پر مٹھائی واجب ہو گئی ہے۔ نوابزادہ نصر اللہ نے کہا ہے کہ پیر صاحب پگاڑا میرے محترم دوست ہیں مگر اب میں کوئی عہدہ نہیں چاہتا۔

○ عالمی بینک نے اپنی شرائط منوانے کے بعد امداد ۷۰ کروڑ سے بڑھا کر ایک ارب ڈالر کر دی ہے۔

○ جماعت اسلامی نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت الطاف حسین سے مذاکرات کرنے کے لئے ان پر دائر مقدمات واپس لے لے۔ گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔ جماعت اسلامی اور مسلم لیگ ان نشستوں سے دستبردار ہو جائیں جو ایم کیو ایم کے بائیکاٹ کی وجہ سے ملی ہیں۔ وزیر اعظم قومی مسائل پر توجہ دیں اور نواز شریف سنجیدہ رویہ اختیار کر کے سیاست کریں۔

○ امریکی اخبار واشنگٹن ٹائمز نے بتایا ہے کہ کراچی میں گزشتہ ۸ سال کے دوران ۴۔ ہزار افراد فسادات کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ سڑکوں پر بندوقیں تھام کر ایک دوسرے کا تعاقب معمول بن چکا ہے۔

باتصویر احمدی جنتری ۱۹۹۵ء
۶۰ صفحات (از شیخ عبدالماجد) قیمت ۱۰ روپے
نادر تحریریں۔ نادر تصاویر
اقبال اور احمدیت
۵۷۶ صفحات (از شیخ عبدالماجد) قیمت۔/۱۵۰ روپے
احمدیہ ہال' میگزین لین صدر کراچی۔
افضل برادرز ربوہ۔ الائٹ بک سنٹر۔
ٹولنٹن مارکیٹ انارکلی لاہور۔ دار الذکر لاہور
شیخ عبدالماجد ۱۰۰ گل زیب کالونی سمن آباد لاہور

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
پروپرائیٹر کے اے بشیر
فون 211806

"نصرت جہاں اکیڈمی" کی جملہ کتب و کاپیاں مجلد دستیاب ہیں
رؤف بکڈپو۔ اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون: 212297

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

ضرورت اساتذہ
یونیق سکالرز اکیڈمی میں چند خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے کم از کم تعلیمی قابلیت بی۔ اے ہو۔ مورخہ 22 دسمبر ۱۹۹۴ء تک درخواستیں مکمل کوائف کے ہمراہ آفس میں پہنچ جانی چاہئیں انٹرویو مورخہ ۲۲ دسمبر بوقت صبح ۱۰ بجے۔ پرنسپل

مرض اٹھرا کی مشہور دوا
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ــــ بیس روپے ۲۰/- ــــ ۶۰ گرام ــــ ساٹھ روپے ۶۰/-
تھوک و پرچون خرید فرمائیں'
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر: 434 دفتر 2 گھر 0452